۵۸ ، ۱۴۴۔ ۱۴۵، ۱۶۶، ۱۹۸، ۲۲۷۔ ۲۲۸، ۲۶۲، ۲۷۲، ۲۹۰۔ ۲۹۱، ۳۳۶، ۳۴۱۔ ۳۴۳)۔

۱۱۔ مآخذ کے حوالہ کا اہتمام، ریفرنسنگ کے جدید طریقہ کی پابندی اور اصولِ تحقیق کے مطابق محولہ/منقولہ روایات وبیانات کی چھان بین کے نقطۂ نظر سے زیرِ مطالعہ کتاب تحقیق کا اعلیٰ معیار پیش کرتی ہے، جو مصنف موصوف کی بیش تر تصنیفات و تالیفات کا خاصّہ ہے۔ کتاب میں اس کی مثالیں جا بجا ملتی ہیں۔ سیرت نبوی کے بعض اہم واقعات یا مسائل (کتاب وسنت اساسِ دین ہیں، مواخاتِ مکہ، صلح حدیبیہ کے معاہدہ کی ایک شرط، ہرقل کے نام مکتوبِ گرامی) پر مختصر ابواب کی صورت میں جو تحقیقاتِ عالیہ اس کتاب میں پیش کی گئی ہیں وہ بھی ان حقائق کی شاہد ہیں۔ ان کے علاوہ حبشہ کی جانب مہاجرینِ اول ودوم، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ مہاجرین حبشہ میں شامل تھے یا نہیں؟ اور اصحابِ صفہ کی تعداد کے بارے میں مصنفِ گرامی نے جس باریک بینی سے پانچ چھ مآخذ کی روایات کا استقصاء کر کے اپنی تحقیقات پیش کی ہیں وہ بھی ان کے اعلیٰ تحقیقی ذوق کے بہترین نمونے ہیں۔ (ملاحظہ کیجیے ص ۲۰۹، ۲۱۴۔ ۲۱۵، ۳۶۳۔ ۳۶۴)

('اوراقِ سیرت' پر راقم کا تفصیلی تبصرہ ماہ نامہ زندگی نو، ستمبر ۲۰۱۶ء میں شائع ہو رہا ہے۔ یہاں اس کے بعض علمی اور تحقیقی پہلوؤں کو اجاگر کیا گیا ہے۔)

(ظفرالاسلام اصلاحی)

دورِ جدید میں سیرت نگاری کے رجحانات مرتب: مبشر حسین/عبدالکریم عثمان

ناشر: قومی مرکز مطالعۂ سیرت ولائبریری، ادارہ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی، اسلام آباد

سنہ اشاعت ۲۰۱۵ئ، صفحات: ۷۵۰، قیمت درج نہیں

برصغیر ہندو پاک کے علمی وتحقیقی اداروں میں بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی اسلام آباد (پاکستان) کا 'ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی' اپنی منفرد شناخت رکھتا ہے۔ علوم اسلامی کے مختلف پہلوؤں میں اس کی معیاری طبع زاد اور ترجمہ شدہ کتابوں کو علمی حلقوں میں

بڑی مقبولیت حاصل ہے۔ انگریزی میں Islamic studies، عربی میں الدراسات الاسلامیۃ اور اردو میں 'فکر ونظر' کے نام سے اس کے سہ ماہی مجلّات بڑے قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ قومی اور بین الاقوامی سطح پر مختلف علمی، تاریخی، ثقافتی اور دینی موضوعات پر سمیناروں، ورک شاپس اور کانفرنسوں کا انعقاد اس ادارے کی شان دار علمی روایت ہے۔ اس کی جانب سے برصغیر میں مطالعۂ قرآن، برصغیر میں مطالعۂ حدیث، امام ابو حنیفہ: حیات، فکر اور خدمات، اجتماعی اجتہاد: تصور، ارتقاء اور عملی صورتیں، جنوبی ایشیا میں اسلامی قانونی فکر اور ادارے' جیسے موضوعات پر علمی اجتماعات منعقد ہو چکے ہیں۔ ۲۶ تا ۲۸ / مارچ ۲۰۱۱ء میں اس نے' دورِ جدید میں سیرت نگاری کے رجحانات' کے موضوع پر ایک بین الاقوامی کانفرنس کا انعقاد کیا تھا، جس میں دنیا بھر سے سو (۱۰۰) سے زائد اصحابِ علم نے شرکت کی تھی اور انگریزی، عربی اور اردو میں مقالات پیش کیے تھے۔ ہندوستان سے آٹھ رکنی وفد (جس میں راقم الحروف بھی شامل تھا) اس سمینار میں شریک ہوا تھا اور پروفیسر محمد یٰسین مظہر صدیقی نے وفد کی قیادت کی تھی۔ انھوں نے بجا طور پر لکھا ہے کہ ''مذکورہ بالا سمینار اپنے نظم وضبط اور حسن و جمالِ ترتیب کا ایک شاہ کار تھا۔ میزبانی اور مہمان نوازی کے اعتبار سے وہ معیارِ پاک پر کھرا اتھا۔ بلا خوفِ تردید عرض ہے کہ سیرتِ نبوی کے جدید رجحانات پر یہ سمینار سیرت نگاری کا ایک سنگِ میل قائم کر گیا ہے۔ سیرت نگاری کی ایسی تاب ناک جہات نے علم و تحقیق اور نگارش و پیش کش کے نئے باب رقم کیے ہیں۔ یہ دراصل ارضِ پاک میں سیرت نگاری کے فروغ وارتقاء کا ایک مظہر تھا۔'' (تقدیم، ص x)

کانفرنس میں اردو کے باون (۵۲) مقالات پیش کیے گئے تھے۔ انہیں تجزیہ وتحلیل کے لیے ایک کمیٹی کے سپرد کیا گیا، جس نے بہت باریکی سے ان کا جائزہ لے کر ستائیس (۲۷) مقالات کو اشاعت کے لیے منتخب کیا۔ انہی کا مجموعہ زیر نظر کتاب کی صورت میں شائع کیا گیا ہے۔ ان مقالات کو پانچ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے: (۱) سیرت نگاری کے اصول ومصادر (۲) سیرت نگاری اور غیر مسلم (۳) سیرت نگاری

کے اسالیب ومناہج (۴) سیرت نگاری کے تاریخی وعلاقائی جائزے (۵) چند اہم کتبِ سیرت: تعارفی وتنقیدی مطالعہ۔ یوں تو اس مجموعہ میں شامل تمام ہی مقالات معیاری ہیں اور اعلیٰ تحقیقی اسلوب میں لکھے گئے ہیں، لیکن خصوصیت سے یہ مقالات لائقِ استفادہ ہیں: سیرتِ نبوی کے مآخذ پر جدید اردو تحقیقات (پروفیسر محمد یٰسین مظہر صدیقی) سیرت نگاری میں صحت واستناد کے جدید مباحث (حافظ مبشر حسین) سیرت نگاری میں ہند واہلِ علم کا حصہ (ڈاکٹر ضیاء الدین ملک فلاحی) برصغیر کا مسیحی سیرتی ادب: تعارفی وتجزیاتی مطالعہ (ڈاکٹر سید عزیز الرحمن)۔ راقم الحروف کا مقالہ 'برصغیر ہند میں بچوں کا سیرتی ادب (اردو زبان میں)' بھی اس مجموعہ میں شامل ہے۔

سیرتِ نبوی کے جدید مطالعات میں، امید ہے، اس مجموعۂ مقالات کو اہمیت دی جائے گی اور اس سے بھر پور استفادہ کیا جائے گا۔ معیاری کمپوزنگ اور طباعت پر فاضل مرتبین اور دیگر معاونین مبارک باد کے مستحق ہیں۔ (محمد رضی الاسلام ندوی)

اشاریۂ 'برہان' دہلی — محمد شاہد حنیف

ناشر: اوراق پارینہ پبلشرز، لاہور، ملنے کا پتہ: کتاب سرائے، اردو بازار، لاہور

سنہ اشاعت: ۲۰۱۶، صفحات: ۳۷۲ (بڑی تقطیع)، قیمت ۸۰۰/- روپے (پاکستانی)

تقسیمِ ملک سے قبل اردو زبان میں برصغیر سے نکلنے والے علمی رسائل میں ماہ نامہ معارف اعظم گڑھ اور ماہ نامہ برہان دہلی کو غیر معمولی شہرت حاصل ہے۔ اول الذکر رسالہ دار المصنفین کا ترجمان ہے، ۱۹۱۶ء سے نکلنا شروع ہوا اور اب تک پابندی سے نکل رہا ہے، جب کہ مؤخر الذکر ندوۃ المصنفین کا ترجمان تھا، ۱۹۳۸ء سے اس کی اشاعت کا آغاز ہوا اور ۲۰۰۱ء میں وہ 'مرحوم' ہو گیا۔ بہت پہلے دونوں رسائل کا اشاریہ ڈاکٹر شائستہ خاں نے تیار کیا تھا۔ بعد میں معارف کے دو (۲) اور اشاریے منظر عام پر آئے: ایک ڈاکٹر سہیل شفیق، استاد شعبۂ اسلامی تاریخ، کراچی یونی ورسٹی کا، جس میں ۲۰۰۵ء تک کے مضامین کا احاطہ کیا گیا تھا اور دوسرا ڈاکٹر جمشید احمد ندوی، استاد شعبۂ